اسلوب کے تمہیدی مباحث

سمیہ زیب

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، جامعہ ہزارہ

Abstract

In the world of literature every writer has his own personal identity, which distinguish them from one another. This is all because of " usloob" or style of writing. This article is about the basic discussions of writing style (usloob) in literature. Style is the reflection of writer's personality and his perspective. Through the specific style of a writer we can enter the writer's mind and process his thoughts minutely. This article also tends to illustrate the importance of "style" in literature, as it varies from genre to genre and also contains the information about varying literary trends by time. The " style" is the art of writer where he creates a master piece using literary devises like; simile, metaphor, rehoteric, some specific way of using morphological, syntex and pragmatic skills.

Key words: style, individuality, poetic style, prosaic style, personality, expression and communication.

کلیدی الفاظ: اسلوب، انفرادیت، شعری اسلوب، نثری اسلوب، شخصیت، اظہار و ابلاغ

"اسلوب کو انگریزی میں STYLE اردو میں اسلوب اور فارسی میں سبک" کہتے ہیں۔

انگریزی لفظ STYLE یونانی لفظ STIIUS سے نکلا ہے جو ہاتھی دانت، لکڑی یا دھات سے بنا ہوا ایک نوکیلا اوزار ہوتا ہے جس سے موم کی تختیوں پر حروف الفاظ اور طرح طرح کے نقوش کندہ کیے جاتے ہیں۔ اسلوب میں بھی لفظوں کا انتخاب، کانٹ چھانٹ اور تحریر ہوتی ہے۔ اسی لئے اسے سٹائل کہا گیا ہے۔

اردو میں اسلوب عربی سے مشتق ہے۔ اور اس کی جمع اسالیب ہے۔

مختلف لغات میں اسلوب کے مختلف مفاہیم درج ہیں۔

فیروز اللغات میں:

اُسلوب: (مذکر) طریقہ۔ طرز۔ روش"

فرہنگ آصفیہ میں:

"اسلوب: طرز، ڈھنگ، طریقہ، وضع"(۱)

نور اللغات میں اسلوب کے معانی:

"اسلوب: (مذکر) راہ صورت، طرز، روش طریقہ"(۲)

تحریر میں اندازِ بیاں کا خصوصی اظہار یعنی کوئی خاص لکھنے والا بات کو کس انداز میں بیان کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اسلوب کہلاتا ہے۔ ہر لکھاری، لکھنے کا ایک منفرد انداز رکھتا ہے۔ اس کی تحریر اس کے درونِ ذات کے اظہار اور بیرون ذات کے مشاہدے تجربات علمی وعقلی استعداد ہی کا اظہار ہے

مغربی ادیب اسٹنڈل کا خیال ہے کہ اسلوب ان تمام خیالات و واقعات سے تشکیل پاتا ہے. جن سے ہو کر لکھنے والے کو گزرنا پڑتا ہے۔ اور جو اس کی شخصیت کی تعمیر وتکمیل میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

مشہور فرانسی مصنف اور naturalist بفون کا کہنا ہے کہ:

"اسلوب ہی خود انسان ہے"(۳)

بفون کی اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے انگریزی نثر نگار اور مؤرخ گبن نے کہا کہ:

"اسلوب کردار یا شخصیت کا عکس ہے۔"(۴)

جبکہ انگریزی کے معروف ادیب اور ہجو نگار سوئفٹ کے نزدیک:

"مناسب الفاظ کا مناسب جگہوں پر استعمال ہی اسلوب کی سچی تعریف ہے۔"

اس طرح ایک امریکی انشاء پرداز اور شاعر ایمرسن کے مطابق:

"انسان کا اسلوب اس کے ذہن کی آواز ہے۔"(۵)

اور جرمن فلسفی شوپنہار کہتا ہے:

"اسٹائل خیال کا سایہ ہے"(۶)

کروچے کے مطابق:

"جب اظہار وجدان کی برابری کرے تو اسلوب وجود میں آتا ہے"(۷)

سید عابد علی عابد اپنی کتاب "اسلوب" میں پروفیسر مرے کی رائے پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اسلوب کی جو تعریفات کی گئی ہیں وہ اگر گمراہ کن نہیں تو ناقص ضرور ہیں"

اسلوب کا تجزیہ اور اس کی قدر و قیمت کا تعین، الفاظ کے انتخاب، صنائع بدائع بیان جملہ سازی، فصاحت زبان، بلاغت بیان کے مطالعہ سے کیا جا سکتا ہے۔

خیال کے دھندلے نقوش کو ہموار کر کے الفاظ کا جامہ دینا اور ان نقوش کو جملے اور عبارت کے پیرائے میں ڈھالنے کا میکانکی عمل اسلوب نگارش بن جاتا ہے۔ اسلوب ایک خاص انداز بیاں کا نام ہے جس کے ذریعے لکھاری الفاظ کا انتخاب اور ان کی قدر و قیمت کا تعین کرنے ہوئے جملہ سازی کرتا ہے اور اپنے فکر و خیال کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ جذبات و احساسات کے اظہار کا ذریعہ ہے جس کے توسط سے لکھاری کی انفرادی خصوصیات سامنے آتی ہیں اور وہ دیگر افراد سے ممتاز ہوتا ہے۔

وحیدالرحمان خان کے مطابق:

”مصنف کی یہ انفرادی خصوصیات جہاں اس کے انتخاب واستعمال الفاظ اور جملہ سازی سے ظاہر ہوتا ہے، وہیں یہ مصنف کے مزاج، کردار، ماحول، مطالعہ مشاہدہ اور انداز فکر کے عوامل سے بھی تشکیل پاتا ہے "(۸)

عام طور پر اسلوب دو صورتوں میں ہمارے سامنے آتا ہے۔ ظاہری صورت اور معنوی صورت۔

ابوالاعجاز اسلوب کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں:

" اسلوب سے مراد کسی ادیب، شاعر کا وہ طریقہ ادائے مطلب، خیالات وجذبات کے اظہار بیاں کا وہ ڈھنگ ہے جو اس خاص صنف کی ادبی روایت میں مصنف کی انفرادیت کے شمول کے وجود میں آتا ہے، مصنف کی انفرادیت کی تشکیل میں اس کا علم، کردار، تجربہ، مشاہدہ طبع، فلسفہ حیات اور طرز فکر واحساس جیسے عوامل مل کر حصہ لیتے ہیں اس لئے اسلوب کو مصنف کی شخصیت کا پر تو اور اس کی ذات کی کلید سمجھا جاتا ہے۔“(۹)

یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ جہاں اسلوب کسی بھی لکھاری کی شناخت کا ذریعہ بنتا ہے۔ وہیں مصنف کا مزاج سیاسی، سماجی اور معاشرتی حالات، ذاتی حالات اور انفرادی خصوصیات سے مختلف اسالیب سامنے آتے ہیں

اسلوب کے تشکیلی عناصر:

ادب کے تخلیقی عمل کے تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلوب کی تشکیل میں درج ذیل عناصر کارفرما ہوتے ہیں:

مصنف، ماحول، موضوع، مقصد، قاری یا مخاطب۔

اسلوب مصنف کی ذات کا اظہار ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ انشاء پرداز کی عملی استعداد کیا ہے؟ ادبی ذوق کیا ہے؟ اس کا نقطہ نظر کیا ہے، فکر واضح ہے یا نہیں روایت کا اسیر ہے یا جدت کا علمبردار۔ ان سوالات کا اسلوب کی تشکیل سے گہرا تعلق ہے۔

سید عابد علی عابد اپنی کتاب ”اسلوب“ میں مصنف کی اہمیت کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

”لوکس کی نظر میں فنکار کی شخصیت اتنی اہم ہے کہ جہاں فنکار جذبے سے بالکل کٹ کر کچھ قانونی قسم کے فیصلے دیتا ہے، وہاں بھی وہ اپنے قاری کو جمالیاتی طور پر متاثر کر سکتا ہے“(۱۰)

اسلوب پر اثرانداز ہونے والے عناصر میں اہم عنصر تخلیق کار کا ماحول ہے ماحول سے مراد تخلیق کے عہد کا ادبی ذوق، سماجی، سیاسی اور اقتصادی نظام ہے، کہ مصنف کے مزاج میں لاکھ انفرادیت ہو وہ اپنے عہد کے مزاج کو نظر انداز کر کے ادب پارہ تخلیق کرے گا تو اس کی مقبولیت کا دائرہ محدود ہو جائے گا۔

اسی طرح اسلوب کی تشکیل موضوع اور عنوان پہ بھی انحصار کرتی ہے، موضوع کی نوعیت علمی، سیاسی، تاریخی افسانوی صحافتی، تدریسی ہو سکتی ہے۔ ہر موضوع جداگانہ اسلوب کا متقاضی ہوتا ہے لہذا ہر خیال کی ادائیگی کے لئے ایک ہی طرح کا اسلوب نہیں اختیار کیا جا سکتا

موضوع کے ساتھ ساتھ مقصد بھی اسلوب کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے یہ مقاصد مختلف قسم کے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً قاری کو محظوظ کرنا، مطلع کرنا، متاثر کرنا وغیرہ مرعوب کرنا ہو تو مرصع نثر، مطلع کرنے کے لئے بیانیہ اور محظوظ کرنے کے لئے مزاحیہ اسلوب اپنایا جاتا ہے۔

قاری یعنی مخاطب کے فکری رجحان کو مد نظر رکھنا بھی اسلوب کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لہذا مصنف کے لئے ضروری ہے کہ جس طبقے کے لئے لکھ رہا۔ ہے اس کی ذہنی سطح، مزاج اور نفسیات کا لحاظ کرے۔

گویا اسلوب کی تشکیل میں مصنف کی شخصیت، ماحول، موضوع کا انتخاب مقصد کا ابلاغ اور قاری کا فکری ارجحان سب عناصر اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تاہم اسلوب کے انہی تشکیلی عناصر میں سے جب کوئی ایک عنصر باقی عناصر پر غالب آجائے تو اسلوب میں امتیازی شان پیدا ہو جاتی ہے۔ شمس الرحمان فاروقی اپنی کتاب ''اسلوب کیا ہے؟'' میں لکھتے ہیں

''اسلوب کا مطالعہ تمام ادبی مطالعات میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اس بنا پر کہ (غلط یا صحیح)) خیال ہے کہ بڑے مصنف کا مخصوص اسلوب ہوتا ہے اور اسی سے اس کی شناخت ہوتی ہے''(۱۱)

اچھے اسلوب کے عناصر میں سادگی، قطعیت، اختصار، محاکات نگاری تخیل، واقعیت، برجستگی، محاورات کا استعمال، تشبیہ و استعارہ شامل ہیں۔

سادگی، قطعیت اور اختصار کا تعلق اُسلوب کی فکری صفات سے ہے۔ سادہ اسلوب پر تاثیر ہوتا ہے۔ سہل بیانی اسلوب میں اثر پذیری پیدا کرتی ہے۔ قطعیت بات کو دو ٹوک اور نپے تلے انداز میں واضح کر دینے کا نام ہے۔ اختصار دریا کو کوزے میں بند کر دینے کی صفت ہے۔ یہ صفات اسلوب میں اسی صورت میں پیدا ہوتی ہیں جب مصنف کو اپنے فکر اور خیال پہ دسترس ہو، اور ابلاغ کا ڈھنگ آتا ہو۔

فنی لحاظ سے دیکھا جائے تو الفاظ کا انتخاب، محاورات کا استعمال، تشبیہ اور استعارے کا بر محل استعمال اسلوب کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔

رشید احمد صدیقی بہترین اسلوب کے لئے معیار مقرر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''زبان و بیان کے کم سے کم تکلفات کا حامل ہو، حشو و زواید سے پاک ہو اظہار و ابلاغ کے تقاضوں کو بوجوہ احسن پورا کرتا ہو۔''(۱۲)

اس طرح ایجاز و اختصار اور کفایت لفظی اسلوب کی ایسی خوبیاں ہیں جو تحریر میں لطف و انبساط کی کیفیت پیدا کرتی ہیں مطابقت الفاظ کا التزام ملحوظ رکھا جائے تو اسلوب باکمال و منفرد رنگ کا حامل ہوتا ہے۔۔

سید عابد علی عابد کفایت لفظی کے بارے میں مغربی ادیب والٹر پیٹر کا حوالہ دیتے۔ ہوئے لکھتے ہیں:

"پیٹر مطابقت الفاظ و معانی کو فن پارے کی غایت الغایات قرار دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہر لفظ بالکل اپنے صحیح مقام مقام پر اور پوری دلالتوں کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے کہ اس کا روئے سخن عالم کی طرف ہے اور اگر رفنکار کوشش کرے گا تو اپنے ذخیرہ الفاظ میں بڑے نادر، نفیس اور اعلیٰ درجہ اکے الفاظ ملیں گے اور انہی کے استعمال سے اس کی انفرادیت ابھرے گی"(۱۳)

اسلوب کی اقسام:

کسی شاعر یا ادیب کا اسلوب یا تو نثر کے ذریعہ واضح ہو گا یا نظم کے ذریعہ۔ اسلئے اسلوب کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) نثری اسلوب (۲) شعری اسلوب

نثری اسلوب:

نثری اسلوب نثر سے ظاہر ہوتا ہے اور اس میں خیالات کے اظہار پر زور دیا جاتا ہے۔ ادائے خیال سے مراد یہ ہے کہ مصنف کے ذہنی تجربات بلا کم و کاست راست طور پر قاری کے ذہن تک منتقل ہو جائیں۔ اور ترسیل کا عمل بغیر کسی رکاوٹ کے مکمل ہو جائے۔ اس کو ابلاغ خیال بھی کہتے ہیں اس کے لحاظ سے ادیب کو وہی اسلوب اختیار کرنا پڑتا ہے جو واضح اور قطعی ہو۔ اس میں کسی قسم کی شعریت جذباتیت اور مبالغہ آرائی یا استعاروں اور اشاروں کا استعمال نہ ہو۔ نثر کی مختلف اصناف نثری اسلوب کی مثالیں ہیں۔ نظم کے مقابلے میں: میں نثر میں اپنے اسلوب کی شناخت بنانا ذرا مشکل کام ہے۔ تاہم رشید احمد صدیقی ذاکر حسین آل احمد سرور غیرہ نے اظہار بیان کے مختلف انفرادی طریقے اختیار کرتے ہوئے نثری اسلوب میں اپنی منفرد شناخت بنائی ہے۔

شعری اسلوب:

شعری اسلوب شاعری میں اظہار جذبات کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس میں بلیغ ابہام ہوتا ہے۔ لطیف نغمگی ہوتی ہے۔ اور ایک ایسی ماورائی کیفیت ہوتی ہے جو قاری کیلئے وجدان کا تاثر پیدا کرتی ہے۔ اگر شاعری میں لطیف اور مترنم اسلوب اختیار نہ کیا گیا تو شاعر کو کامیابی حاصل ہونے کے امکانات کم ہوتے ہیں۔

اسلوب کی تیسری قسم میں خیال اور زبان کی خصوصیات شامل ہوتی ہیں۔ کوئی مصنف یا شاعر زبان و بیان کے مخصوص الفاظ تشبیہات استعارے اور تراکیب کو مخصوص انداز میں یا اکثر استعمال کرتے ہوئے اپنے منفرد اسلوب کی صورت گری کرتا ہے۔

کسی تخلیق کی تنقید کی طرح اسلوب کی پرکھ کی بھی کچھ اصطلاحیں مروج ہیں۔ اور جدا جدا اسلوب کیلیئے سادہ بے تکلف موزوں خوش آہنگ، شگفتہ خوبصورت اور مرصع اسلوب کے نام دیے جاتے ہیں۔

کسی مصنف کے اسلوب کی تشکیل میں اُس کی شخصیت کی خارجیت اور داخلیت کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ بعض ناقدین نے اسلوب کو مصنف کی شخصیت کا مظہر کہا ہے۔

شخصیت کے ہمیشہ دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک خارجی دوسرا داخلی۔ خارجی پہلو میں خدوخال رنگ و روپ وضع قطع چال ڈھال وغیرہ ہوتے ہیں۔ جبکہ داخلی پہلو میں اس کے احساسات خیالات نظریات مشاہدات پر ردعمل وغیرہ ہوتے ہیں۔ خارجی پہلو بہ ظاہر

آسانی سے نظر آجاتا ہے۔ جبکہ داخلی پہلو جاننے کیلیئے مصنف سے تبادلہ خیال کرنا اور اس کی تحریروں کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ہر شخص کے سوچنے اور محسوس کرنے کا ایک مخصوص انداز ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی تعلیم و تربیت کی بنا اپنے خیالات کو منفرد انداز میں اظہار کے سانچے میں ڈھالتا ہے۔ یہی منفرد انداز اظہار کسی مصنف یا انشاء پرداز کا اسلوب ہوتا ہے۔ اسطرح اسلوب کی مدد سے صاحب اسلوب سے واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ فیروز الغات

۲- سید احمد دہلوی، مولوی، فرہنگ آصفیہ جلد اول سنگ میل لاہور ۱۹۸۶ء

۳۔ نورالحسن، مولوی نور اللغات (جلد اول۔ الف-ب) نیشنل-فان اسلام طبع سوم ۱۹۸۹ء

۴۔ وحید الرحمن خان، خامہ بگوش-مطالعہ، اکادمی فت سان، ص ۵۱

۵. J.A Cuddon The Penguin Dictionary of Literary Term and literary the theories 199

۶۔ وحید الرحمن خان، خامہ بگوش کا اسلوب مشمول مشفق خواجہ فن اور شخصیت ص ۱۲۵

۷۔ حفیظ صدیقی، ابوالاعجاز، کشاف تنقیدی اصطلاحات، مقتدرہ قومی وان اسلام و ۱۹۸۵ء ص ۱۳

۹۔ اعجاز راہی، ڈاکٹر، اردو افسانے میں اسلوب کا آہنگ کو X = راولپنڈی طبع اول، جون ۲۰۰۳، ض ۱۲-۱۳

۱۰- محمد عارف، مترجم تخلیق ادب، از سکاٹ جیمز The Making of Literature لاہور، اکیڈمی لاہور مئی ۱۹۶۵ء ص ۴۳۵

۱۱۔ ممتاز حسین، نئے تنقیدی گوشے، دہلی س ن

۱۲۔ اعجاز راہی، ڈاکٹر، اُردو افسانے میں اسلوب کا آہنگ، راولپنڈی ۲۰۰۳ء، ص ۱۳

۱۳۔ فوزیہ اسلم، ڈاکٹر، اُردو افسانے اسلوب اور تکنیک کے تجربت، یورپ اکادمی، ۲۰۰۷ء، ص ۲۶

۱۴۔ عابد علی عابد، سید، اسلوب، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۱ء ص ۶۰

۱۵- سید علی، ڈاکٹر اسلوب، مجلس قی ادب، لاہور، ۱۹۹۶ء

۱۶۔ ن م راشد مقالات شیما مجید

❊ ❊ ❊